رئیس احمد جعفری

حضرتِ علیؓ کا ایک خطبہ

امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا یہ خطبہ ان کے مجموعہ خطبات نہج البلاغۃ سے ماخوذ ہے جسے مصر کے مشہور عالم مفتی محمد عبدہ نے مرتب اور شائع کیا تھا۔ اس خطبہ میں مسلمانوں کو احکام الٰہی کے مطابق پاکباز زندگی بسر کرنے کی جس دلنشیں انداز میں تلقین فرمائی گئی ہے وہ فصاحت و بلاغت اور کمال خطابت کا ایک اعلیٰ نمونہ ہے۔

شکر و سپاس اس خدا کو سزاوار ہے جو اپنی قدرت و توانائی کے سبب سب پر غالب ہے اور اپنے فضل و احسان کے اعتبار سے ہر ایک سے نزدیک ہے۔ وہ فائدہ کا عطا کرنے والا اور ہر بڑی سے بڑی بلا اور سختی کا رفع کرنے والا ہے۔

میں اس کے احسانِ بے حد پر اور نعمت واسعہ پر اس کی حمد کرتا ہوں!

میں اس بات پر ایمان رکھتا ہوں کہ وہ اول اور ہویدا ہے اور اسی سے راہِ ہدایت طلب کرتا ہوں کہ وہ نزدیک ہے اور راہ نما ہے۔ اسی سے یاوری کی امید رکھتا ہوں کہ وہ غالب و توانا ہے اسی پر توکل کرتا ہوں کہ وہ میرے لئے کافی اور یاور ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور فرستادہ ہیں جن کو اس نے اپنے فرمان جاری کرنے نیز تبلیغ حجت و دلیل اور اپنے عذاب سے ڈرانے کے لئے روانہ فرمایا۔

خدا کے بندو! میں تمہیں تقویٰ اور معرفتِ خدا کی وصیت کرتا ہوں جس نے تمہاری راہ نمائی کے لئے قرآن کریم میں امثال اور واقعات بیان کئے۔ جس نے تمہاری عمر کے لئے اوقات مقرر کئے اور تمہیں لباس سے سنوارا۔ تمہاری معیشت میں توسع پیدا کیا تمہارے کرداروں کا احاطہ کیا اور تمہارے لئے اس کی جزا طے کی۔ جس نے تمہیں نعمت و لباس بسیار و صلہ بے شمار بخشا۔ حجت آشکار سے ڈرایا تمہیں امتحان و آزمائش میں مبتلا کیا۔ تمہاری مدتِ عمر و زندگانی متعین کی جہاں تمہاری آزمائش ہوگی اور جہاں کے ہر کاموں پر قیامت کے دن تمہارا محاسبہ کیا جائے گا۔ پس یاد رکھو سرچشمۂ دنیا تیرہ اور اس کا گھاٹ گل آلود ہے۔ اس کا نظارہ دل خوش کن اور اس کی آزمائش تباہ کن ہے۔ یہ مٹ جانے والا دھوکا، زائل ہو جانے والا سایہ، ڈوب جانے والی روشنی اور ٹوٹ جانے والا ستون ہے۔ یہاں تک کہ جب نفرت کرنے والا اس سے مانوس اور گھبرانے والا اس سے مطمئن ہو جاتا ہے تو وہ اسے پاؤں سے پٹک دیتی اور اپنے تیروں سے ہلاک کر دیتی ہے اور انسان کے گلے میں موت کی کمندیں (ریسماں) ڈال کر اسے کشاں کشاں خوابگاہ تنگ (قبر) اور بازگشت گاہ ترسناک (آخرت) کی طرف لے جاتی ہے تاکہ وہ جائیگاہ ہمیشگی (جنت یا دوزخ) اور نتیجۂ اعمال دیکھ لے۔ اسی طرح خلف سلف کا تعاقب کرتے رہتے ہیں نہ تو موت اپنی کارفرمائی سے باز آتی ہے

اور دنیا میں بسنے والے لوگ ارتکاب گناہ سے باز رہتے اور پشیمان ہوتے ہیں۔ لوگ اسی طرح پے در پے آتے اور جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ پایانِ زمانۂ ہستی پر منتہی ہوں گے اور جب قیامت برپا ہوگی تو یہ پھر زندہ کئے جائیں گے۔ خدا کے امر نگار انہیں قبروں کے گوشوں، درندوں کے پیٹوں اور جنگ کے میدانوں سے جہاں وہ ہلاک ہوئے ہوں گے اٹھائے گا اور یہ تیزی کے ساتھ سوئے معاد اور جائے بازگشت کی طرف جو خدا نے ان کے لئے مقرر کر دی ہے روانہ ہوں گے۔ ان میں کوئی گروہ صف بستہ خاموش کھڑا ہوگا۔ بینائی خداوند انہیں احاطہ کئے ہوگی اور جب حساب کا وقت آئے گا اور منادی آواز دے گا، ان کے اجسام پر فروتنی و خواری کا لباس، رسوائی اور ذلت کی شکستہ حالی کا لباس ہوگا۔ تدبیریں اور آرزوئیں ناکام ہو چکی ہوں گی۔ دل افسردہ اور غمگین ہوں گے خشوع و فروتنی کے باعث ان کی آوازیں پست ہوں گی۔ منہ پسینہ سے پر ہوگا خوف بے اندازہ ہوگا۔ بجائے تمیز حق و باطل و جزائے خیر و شر و عتاب کیفر و بخشیدن ثواب و پاداش، ان کے کانوں میں لرزہ پیدا کر رہی ہوں گی۔ یہ وہ بندے ہیں کہ قدرت خداوندی سے خلق ہوئے اور اس کی سطوت و قہرمانیت سے اس کے غلام بنائے گئے۔ پھر جانکنی کا وقت آیا اور ان کی روحیں قبض کی گئیں اور مرنے کے بعد یہ قبروں کو سونپ دیئے گئے جہاں یہ ریزہ ریزہ ہو گئے پھر انہیں ایک ایک کرکے قبر کی تنہائیوں سے اٹھایا گیا اور انہیں ان کے اعمال کی جزا دی گئی اور یہ حساب کے لئے جدا جدا کر دیئے گئے۔ ان لوگوں کو گمراہی سے رہائی پانے کی مہلت دے دی گئی تھی۔ بند ہدایت کا نشان بتا دیا گیا تھا اور خدا کو راضی رکھنے کے لئے جتنی مدت دے دی گئی تھی۔ شبہات کی تاریکیاں ہٹا دی گئی تھیں اور مضمار و جہاد کی طرح چھوڑ دیا گیا تھا۔ فکر عمل اور نور علم و دانش کی تلاش کی مہلت دے دی گئی تھی کہ موت کے پہنچنے تک فرصت سے فائدہ اٹھائیں اور یہ امثال صائبہ پند شافی اور عقل رسا کتنے دل نشین ہیں کاش یہ دل پاکیزہ اور گوش شنوا اور اندیشہ ثابت اور عقل استوار پا لیتے۔ پس اے لوگو خدا سے اس شخص کی طرح ڈرو جو پند و نصیحت کو سنتا ہے اور سر جھکا لیتا ہے۔ جس نے گناہ کیا ہو اور اس کا اعتراف کیا ہو۔ جو خدا سے ڈرا ہو اور عمل صالح کرنے لگا ہو جس نے عذاب خدا سے خائف ہو کر توبہ کی جانب قدم بڑھایا ہو۔ قیامت پر ایمان لا کر اچھے کام کئے ہوں۔ عبرت انگیز چیزوں کو دیکھ کر نصیحت حاصل کی ہو عذاب الٰہی سے ڈرایا گیا ہو تو ڈر گیا ہو حق کی آواز سن کر اس کی طرف رجوع کرتا ہو اور تائب ہو جاتا ہو۔ پیغمبروں کی پیروی کرتا ہو اور ان کے قدم بقدم چلنے کی کوشش کرتا ہو۔ جب اسے راہ راست دکھائی جاتی ہو تو وہ دیکھ لیتا ہو اور شتابی کے ساتھ جوئندہ حق بن کر لپکتا ہو گناہوں سے رو بہ فرار لا کر نجات حاصل کر لی ہو اور آخرت کے لئے عمل صالح کے ذخیرے جمع کر لئے ہوں۔ اپنے باطن کو پاک کر لیا ہو اور آخرت کا گھر آباد کر لیا ہو اور توشہ بندگی خدا و خدمت خلق، دنیا سے کوچ کرنے کے لئے راہ سفر آخرت پر رہبری کے لئے اور جائے تنگ دستی (قبر و قیامت) کے لئے ذخیرہ اندوزی کرکے (عمل صالح ہے) اپنی پیٹھ مضبوط کر لی ہو اور جائے آخرت کے لئے اس توشہ کو موت سے پہلے روانہ کر دیا ہو۔

پس اے بندگان خدا خدائے بزرگ و برتر نے جس کام کے لئے تمہیں خلق کیا ہے اس سے ڈرتے رہو اس نے اپنی ذات سے

کے متعلق تمہیں جتنا خوف دلایا ہے اتنا اس سے ڈرو اور اس کے وعدہ کی صداقت کی بنا پر اس کے روزِ قیامت کے ہول سے ڈر کر اجرِ آخرت کے مستحق بن جاؤ!

اس نے تمہارے لئے کان بنائے تاکہ تم اچھی طرح کام کی باتیں یاد رکھ سکو! آنکھیں دیں تاکہ تاریکی سے نکل کر اور بینا بن جاؤ اور تمہارے ہر عضوِ ظاہری کو عضوِ باطنی سے جدا کر دیا اور ان اعضا کو ترکیب ہائے سودمند سے قائم اور برقرار رکھا۔ خدا نے تمہارے لئے عمر و زندگی کی مدت معین کی اور اسے تم سے پنہاں رکھا۔ اور آثارِ گزشتگان کو تمہاری عبرت اندوزی کے لئے باقی رکھا۔ وہ لوگ جو اپنے نصیب سے بہرہ ور ہونے کی منزل اور اپنے رسنِ گلو کے کشادہ ہونے کے مقام (دنیا) سے تم سے پہلے گزر چکے ہیں جنہیں قبل اس کے کہ آرزوئیں منزل تک پہنچ سکیں موت نے جھپٹ لیا اور مدتِ حیات منقطع ہو جانے کے باعث تمنائیں منتشر ہو گئیں۔ انہوں نے ہنگامِ تندرستی کوئی توشۂ آخرت مہیا نہ کیا اور زندگی کے آغاز (جوانی و توانائی) میں کوئی عبرت نہ حاصل کی۔ کیا یہ نوجوان جوانی و توانائی میں پیری و خمیدگی کا انتظار کر رہے ہیں؟ کیا کوئی تندرست بیماری ہائے گوناگوں کا منتظر رہتا ہے؟ کیا وہ جو باقی اور برقرار ہے فنا اور نیستی کے سوا کسی اور چیز کا منتظر ہے؟ حالانکہ رحلت کا وقت نزدیک آچکا انتقال کی گھڑی سر پر آ پہنچی بیم و غم کے نتائج بھگتنے کا وقت ہو چکا گلوگیر اور پھندا ڈالنے والے گھونٹ پینے اور خستگی اٹھانے اور فرزندوں، ہمسروں اور دوستوں سے مدد طلب کرنے کے لئے متوجہ ہونے کی ساعت آگئی ہے کیا ان لوگوں نے موت کی سختیاں دور کر دیں؟ یا ان کے شیون نے کوئی فائدہ پہنچایا؟ جب کہ گورستان میں بے سروسامانی کے عالم میں آگئی اور گورِ تنگ میں تنہا چھوڑ دیا گیا؟ قبر کے کیڑوں نے اس کی لاش کو پارہ پارہ کر دیا۔ مصائبِ دوران نے اس کے نشانوں کو نابود کر دیا بدن کی طراوت، تازگی و رعنائی رخصت ہو گئی، بادِ سخت نے اس کے آثار کو محو کر دیا۔ اس کی ہڈیاں پس از توانائی بوسیدہ ہو گئیں اور روحیں بارِ گراں (معصیت) کا بوجھ لے کر غیب کے اخبار پر یقین لے آئیں۔ مگر کب؟ جب نہ اعمالِ صالحہ میں اضافہ ممکن ہے نہ برے کاموں کی تلافی کی جا سکتی ہے! کیا تم ان لوگوں کے (مرنے والوں کے) باپ بھائی بیٹے عزیز اور رشتہ دار نہیں ہو؟ بے شک تم انہی کی روش کی پیروی کر رہے ہو انہی کے راستہ پر چل رہے ہو اور انہی کے جادہ کو پامال کر رہے ہو۔! تمہارے قلوب اپنے حصوں کی طرف سے سخت ہیں اپنی رستگاری سے بے فکر ہیں اور معصیت کے میدانوں میں اس طرح جولانیاں دکھلا رہے ہیں گویا (فرمانِ خداوندی) کے مخاطب ہی نہیں بلکہ کوئی اور لوگ ہیں گویا دنیا کے جمع کرنے ہی میں ان کی فلاح و صلاح ہے۔!

لوگو! یاد رکھو کہ تمہیں پل صراط پر سے گزرنا ہے۔ اس کی لغزش کے مقامات ٹھوکر کھانے کی جگہوں اور متواتر خوفوں سے گزرنا ہے۔ لہٰذا خدا سے اس دانا آدمی کی طرح ڈرو جس کے دل میں انجام کی فکر نے گھر کر لیا ہو۔ جس کے بدن کو خوفِ خدا نے لاغر کر دیا ہو۔ عبادتِ شب نے جس کے دلوں کو ثواب کی امید سے پیاسا بنا دیا ہو۔ جس کی خواہشاتِ نفسانی کو زہد نے روک دیا ہو جس کی زبان کو خدا کے ذکر نے خشک کر دیا ہو۔ جس نے خوف کو اپنے بچاؤ کے لئے پیش پیش رکھا ہو جس نے راہِ روشن سے ہٹے ہوئے راستوں سے روگرداں ہو کر منزلِ مقصود تک پہنچانے والے سیدھے راستے پر رہروی شروع کر دی ہو جس کو دھوکہ فریب

کے مواقع نے نیک کام سے روکا نہ ہو۔ جس نے شبہات کی حقیقت پہچان لی ہو۔ جس نے اپنے خوشگوار دنوں کی مہلت کی غنیمت میں انعام آخروی کی راحت اور نجات کی خوشخبری حاصل کر لی ہو۔ دنیا کو جس نے اچھے صفات کا حامل بن کر بسر کیا ہو۔ فیروز مندی کے عالم میں جس نے آخرت کا توشہ پہلے بھیج دیا ہو۔ عذاب الٰہی سے خائف ہو کر جس نے نیک کام کرنے میں جلدی کی ہو۔ زندگی کی عطا کی ہوئی فرصت میں جس نے عجلت کے ساتھ آخرت کے کام انجام دیے ہوں۔ پسندیدہ امور کی طرف راغب ہو کر ان قابل نفرت چیزوں سے روگرداں رہا ہو۔ آج (زندگی میں) کل (موت کے بعد) کا دھیان رکھا ہو۔ اچھے اعمال کو اپنی نظر میں رکھا ہو۔ اس لئے کہ اجر اور عطا بخشش اور ثواب، منتقم اور نصیر ہونے کی حیثیت سے اللہ، حجت اور دلیل پیش کرنے والے کی حیثیت سے کتاب خدا بہت کافی ہے۔

لوگو! میں تمہیں خدا سے ڈرنے کی نصیحت کرتا ہوں جس نے عواقب کی دہشت دلا کر عذر کرنے والوں سے عذر کا سہارا چھین لیا۔ گمراہوں پر واضح دلیلیں قائم کر دیں اور انہیں اس دشمن (شیطان) سے چوکنا کر دیا جو سینہ میں چپکے سے گھس جاتا ہے اور کانوں میں گمراہی کی باتیں ڈال کر گمراہ اور برباد کرتا ہے! یہ وہ ہے جس نے تم سے وعدے کئے اور منتیں دلا کر فریب کر دیا۔ گناہوں کو زیب و زینت سے آراستہ کیا اور انہیں ہلکا بنا کر تمہارے سامنے پیش کیا۔ یہاں تک کہ جب اس نے آہستہ آہستہ خوب شکنجہ میں کس لیا تو جن چیزوں کو خود ہی بنا سنوار کر پیش کر چکا تھا ان کا منکر ہو گیا جن کاموں کو ہلکا ثابت کر چکا تھا ان کو بڑا سمجھنے لگا۔

مسئلہ زمین اور اسلام

مصنفہ پروفیسر محمود احمد

قیمت:- تین روپے آٹھ آنے

اسلام اور رواداری

مصنفہ مولانا رئیس احمد جعفری

قیمت:- چھ روپے

تہذیب و تمدن اسلامی

مصنفہ مولانا رشید اختر ندوی

قیمت حصہ اول پانچ روپے - دوم چھ روپے - سوم پانچ روپے آٹھ آنے

قرآن اور علم جدید

مصنفہ ڈاکٹر محمد رفیع الدین ایم اے پی ایچ ڈی

قیمت:- پانچ روپے آٹھ آنے

ملنے کا پتہ

ادارہ ثقافت اسلامیہ - کلب روڈ - لاہور